السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

بعض لڑکیاں الٹی مانگ نکالتی ہیں یعنی سر کے بالوں کا "چیر" درمیان میں نکالنے کی بجائے انگریزوں کی طرح نکالتی ہیں کیا شریعت میں اس کی کوئی ممانعت تو نہیں ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

بعض لڑکیوں کا غیروں کی نقالی میں سر کے بالوں کا الٹ چیز نکالنا سخت ممنوع ہے حدیث میں ہے ۔

«من تشبہ بقوم فہو منہم»

(یعنی "جو کسی قوم کی مشابہت اختیار کرتا ہے وہ انہی میں شمار ہوتا ہے" حدیث ہذا کی مزید تشریح کے لیے ملاحظہ ہو ۔(فتاویٰ الحدیث 3/338۔344

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ مدنیہ

ج1ص823

محدث فتویٰ